آل عمران ؛ 18

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

(اللہ نے گواہی دی ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ فرشتوں اور اہل علم نے بھی [گواہی دی ہے]، اِس حال میں کہ وہ انصاف پر قائم ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ سب پر غالب ہے، خوب حکمت والا ہے۔)

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (اللہ نے گواہی دی ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں)

اللہ نے گواہی دی یعنی اللہ نے بتا دیا یا اللہ نے بیان کیا یا اللہ نے آگاہ کیا اپنے وحی یا آیات بانشانیوں کے ذریعے وفد نجران اور تمام لوگوں کو بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے کیا بتا دیا؟ یہ بتا دیا کہ اُس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں۔ اللہ ہی سچا اِلٰہ ہے۔ اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی گواہی تو اِس لحاظ سے سب سے زیادہ معتبر ہے کہ وہ خود ساری کائنات کا خالق ہے۔ اِس کائنات کی تخلیق اور تدبیر میں کوئی بھی اُس کا شریک نہیں۔

توحید کا پیغام ایسا ہے جس پر خود اللہ گواہ ہے۔

وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ (اور [یہی گواہی] فرشتوں اور اہل علم نے بھی [دی ہے]، وہ [اللہ] انصاف کے ساتھ قائم ہے)

اور فرشتے اور علم والے بھی گواہی دیتے ہیں کہ رب انصاف کے ساتھ قائم ہے۔ کسی پر ظلم و زیادتی نہیں کرتا۔ ہر ایک کو اُس کا حق دیتا ہے۔

یہاں تین گواہیوں کی بات ہے:

1> اللہ کی　　2> فرشتوں کی　　3> علم والوں کی

اُولُوا الْعِلْمِ کون ہیں؟

جو یہ جانتے ہیں کہ اللہ انصاف پر قائم ہے۔ جنھیں یہ بات نہیں پتہ ہے وہ علم والے نہیں ہیں۔ علم والے حق کا علم رکھتے ہوئے اُس کا انکار نہیں کرتے۔

سبأ: 6 ← وَ يَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ... (اور جنھیں علم دیا گیا وہ جانتے ہیں کہ جو [قرآن] تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے وہ حق ہے...)

قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ← عدل و انصاف پر قائم ہے۔

اللہ عدل و انصاف کو پسند کرتا ہے۔ ہر چیز میں اُس کے عدل ہے۔

1> دین کے جتنے بھی احکامات ہیں وہ نماز ہو یا زکات ہو یا حج ہو اُن سب میں بھی اعتدال ہے۔ کوئی بھی ایسا حکم اُس نے نہیں دیا جس سے بندوں پر ظلم ہو۔ 5 وقت کی نماز، سال میں ایک مہینے کے روزے، مال میں سے 2.5% زکات نکالنا، زندگی میں ایک بار حج کرنا۔ یہ سب عدل ہیں۔ اُس نے جو بھی حکم دیئے ہیں سارے کے سارے انصاف پر مبنی ہیں۔

2> کائنات کا نظام بھی عدل پر مبنی ہے۔ چاند، سورج، ستارے سیارے وغیرہ جو کام کر رہے ہیں ان سب کے اندر عدل ہیں۔ ہر چیز اپنی اپنی جگہ اپنے حدود میں کام کر رہے ہیں۔ اگر ظلم ہوتا تو کوئی چیز قائم نہ ہوتی۔

3> تقدیر کے فیصلوں میں بھی عدل ہیں۔ ہمیں کبھی لگتا ہے کہ یہ ظلم ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ اُس علم کی بناء پر وہ ہی جانتا ہے کہ کیا کس کے لیے بہتر ہے۔ ہمیں حکمت پتہ نہیں چلتی جیسے کہ سورۃ الکہف میں کچھ حکمتیں بتا دی گئی۔ مثلاً حضرت خضرؑ نے کشتی کو عیب دار بنایا تاکہ بادشاہ اُن غریبوں کی کشتی پر زبردستی قبضہ نہ کرلے۔

جس رب نے اپنے لیے انصاف کو پسند کیا تو کیا وہ اپنے بندوں کے لیے انصاف کو پسند نہیں کرے گا!؟

اللہ تعالیٰ اپنی ساری مخلوق کے حق میں انصاف کو قائم کرنے والا ہے۔ جب اُس نے اپنے لئے انصاف کو پسند کیا تو ہمارے لئے بھی اُسے انصاف ہی پسند ہے۔

الرحمٰن: 9-7 ← اس [اللہ] نے آسمان کو بلند کیا اور میزان [عدل] رکھ دی۔ تاکہ تم میزان [تولنے] میں زیادتی نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک طریقہ پر تولو اور وزن [تولنے] میں کمی نہ کرو۔

لیکن انسان عدل و انصاف قائم نہ کر کے ماحول کو خراب کرتا ہے۔ اِسی طرح انسانوں کے اپنے بنائے ہوئے نظام سوشلزم اور کمیونزم ظلم پر مبنی ہیں۔ اِس کے علاوہ روزمرہ کی زندگی میں بھی لوگ ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں۔

بخاری: رسولؐ نے فرمایا: جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو تو اُسے چاہیئے کہ اُس سے [اِس دنیا میں] معاف کرالے۔ اس لیے کہ آخرت میں روپے پیسے نہیں ہوں گے۔ اس سے پہلے [معاف کرالے] کہ اس کے بھائی کے لیے اس کی نیکیوں میں سے حق دلا دیا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس [مظلوم] بھائی کی بُرائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

جس جس پر ظلم ہوا ہوگا انھیں آخرت کے دن ظالم کی نیکیاں دے دی جائیگی اور اگر ظالم کے پاس نیکی نہیں رہے گی تو ان مظلوم کے گناہ ظالم کے کھاتے میں ڈال دیئے جائیگے۔ ہمیں مظلوم کی بددعا سے بچنے کہا گیا۔

بخاری: نبیؐ نے معاذؓ کو جب [عامل بناکر] یمن بھیجا، تو انھیں ہدایت فرمائی کہ مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کہ اُس [دعا] کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا

اللہ تعالیٰ ظلم کو پسند نہیں کرتا۔ وہ خود انصاف پر قائم ہے اور ہم سے بھی تقاضہ کرتا ہے کہ ہم بھی عدل و انصاف پر قائم رہے۔

اگر پچھلی آیت (14) سے اس آیت کا ربط دیکھے تو عدل و انصاف کے علاوہ اعتدال کے معنی میں بھی آتا ہے۔ دنیا کی نعمتوں کے ساتھ بھی ہم اعتدال کرے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ دنیا میں رہ کر ہم مال اور اولاد کو چھوڑ دے۔ ہمیں دنیا میں اُن کے حقوق بھی عطا کرنے ہیں اور اُن کے ذریعے آخرت بھی کمانا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (اس کے سوا کوئی معبودِ [برحق] نہیں۔ وہ نہایت زبردست [غالب] خوب حکمت والا ہے۔)

دوبارہ اِس بات کو دہرایا گیا۔ اِس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں اور علم والوں کا ذکر کیا تھا جو ان کے لیے عزت کی بات ہے۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ نعوذباللہ وہ اللہ کے شریک ہوگئے۔ اس لیے دوبارہ کہا گیا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔

اِسی طرح تاکید (زور دینے) کے لیے بھی دہرایا گیا۔

الانبیاء: 22 ← اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا کوئی اور بھی معبود ہوتے تو دونوں کا نظام برباد ہوجاتا...

خلاصہ:

1> اللہ تعالیٰ نے علم والوں کی تعریف کی اور فرشتوں کے بعد علم والوں کا ذکر کیا۔ اِس سے علم والوں کی فضیلت پتہ چلتی ہے۔ اِس لیے دین کا علم حاصل کرنے والے بنے۔

2> اللہ ہی الٰہ ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔

3> اللہ انصاف پسند ہے۔ اور اس نے عدل کو قائم کیا ہے۔ ہمیں بھی اعتدال کا راستہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اور آخرت میں بھی وہی کامیاب ہوگے جو ظلم سے پرہیز کرے۔ ظلم کرنے والے ناکامیاب ہوگے۔